سوال

(10) مفقود الخبر کے بارے میں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

علمائے دین فرمائیں کہ ایک شخص چار سال سے مفقود الخبر ہے۔ اس کی زوجہ حنفیہ کو امام مالک کے قول کے موافق دوسرا نکاح کرنا درست ہے یا نہیں؟ مزید گزارش یہ ہے کہ اگر نکاح کے بعد زوج اول یعنی مفقود الخبر آ جائے تو ایسی صورت میں یہ عورت زوج اول کو ملے گی یا زوج ثانی کے نکاح میں رہے گی؟ بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زوجہ حنفیہ المذہب کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے موافق دوسرا نکاح کرنا درست ہے، کیونکہ امام مالک کا قول خلیفہ راشد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے مستفاد ہے۔
اور فرمانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین۔۔۔

حنفیہ کے نزدیک بھی مسلم ہے:

قال فی الموطا امام مالک عن یحییٰ بن سعید عن سعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال: أیما امرأة فقدت زوجها فلم تدر أین ہو؟ فإنہا تنتظر أربع سنین، ثم تعتد أربعة أشہر، وعشرا، ثم تحل (موطا 332/فاروقی ملتان)

"حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کسی عورت کا شوہر گم ہو جائے اور وہ لاپتہ ہو تو وہ چار سال انتظار کرے گی پھر چار ماہ دس دن عدت گزارنے کے بعد کسی دوسرے شخص کے لئے حلال ہوگی۔"

اور نکاح ثانی کے بعد اگر زوج اول مفقود الخبر آ جائے تو اس کو نہیں مل سکتی۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ اگر عورت عدت گزارنے کے بعد نکاح کر لیتی ہے وہ اس سے ملایا نہ ملا، تاہم پہلے شوہر کو نہیں مل سکتی۔"

اور شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو مسوی میں اسی طرح تحریر کیا ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

سید محمد نذیر حسین 1286ھ

ابو محمد عبدالحق 1305ھ

سید محمد عبدالسلام غفرلہ 1299ھ

خادم شریعت رسول الاداب ابو محمد عبدالوھاب 1300ھ

قد صح الجواب۔ واللہ اعلم۔ حررہ ابو محمد عبدالرؤف البھاری المانفوری

جواب ھذا صحیح ہے۔ عبدالرؤف 1303ھ

حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ

جواب صحیح ہے۔ ابو علی محمد عبدالرحمٰن الاعظم گڑھی المبارکفوری

الجواب صحیح۔ نمقہ محمد یٰسین الرحیم آبادی ثم العظیم آبادی

میں کہتا ہوں :

یہ مذہب حضرت عمر، عثمان، عبداللہ، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم اور تابعین میں سے امام نخعی، زہری، مکحول، عطاء اور شعبی رحمہم اللہ کا ہے۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری و تلخیص امام رافعی وغیرھما۔

اور اس پر محققین حنفیہ مثل طحطاوی، شامی، صاحب جامع الرموز، صاحب خزانۃ العلماء اور صاحب فتاویٰ حسب المفتین کا فتویٰ ہے :

قال فی حسب المفتین، قول مالک رحمہ اللہ تعالیٰ معمول بہ فی ہذہ المسئلۃ وہو احد قولی الشافعی و لوافتی الحنفی بذلک یجوز فتواہ لان عمر قضی ہکذافی الذي استھوتہ الجن بالمدینۃ وکفی بہ اماما ولانہ منع حقھا بالغیبۃ فیفرق القاضی بینھما بمضی ہذہ المدۃ اعتبارا بالایلاء فی العدد و ملاعنۃ فی السنۃ بالشبھین۔ انتھی کلامہ۔ لوافتی بہ فی موضع الضرورۃ ینبغی ان لا باس بہ، کذا فی الطحطاوي و رد المختار و خزانۃ العلماء وغیرہا۔ وان شئت التفصیل فلترجع الی الرسالۃ المسماۃ بمسائل اربع للاستاذ المحقق و الحبر المدقق المشتھر فی المشرقین و فی المغربین مولانا السید/ محمد نذیر حسین لا زالت فیوضاتہ ہاطلۃ الی بقاء الملوین۔

"حسب المفتین میں ہے کہ : امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول اس مسئلہ میں معمول بہ ہے اور یہی ایک قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے اور اگر حنفی اسی فتویٰ کو جاری کرے تو اس کا فتویٰ جائز ہوگا کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق ہی اس شخص کے متعلق یہی فتویٰ دیا تھا جس کو جنوں نے مدینہ سے برگشتہ کر دیا تھا، اور ان کا امام ہونا کافی ہے اور اس لئے بھی کہ اس مرد کا غیاب عورت کے حقوق کی بجا آوری سے مانع ہے۔ سو قاضی تعداد میں ایلاء ([1]) اور لعان کی سنیت کا اعتبار کرتے ہوئے شبھین پر عمل کے باعث اس مدت کے گزرنے کے ساتھ ہی ان دونوں کے مابین تفریق کر دے گا۔ انتھی۔ اگر بوقت ضرورت اس کا فتویٰ دے دیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں (طحطاوی ([2])، رد المختار، خزانۃ العلماء وغیرہ) مزید تفصیل کے لئے استاد، محقق، دقیق عالم، مشرقین و مغربین میں شہرت یافتہ علامہ سید/ محمد نذیر حسین صاحب، جن کا فیض شب و روز کے باقی رہنے تک جاری و ساری رہے گا، کے رسالہ "مسائل اربع" کی طرف رجوع کیجیے"

فقط حررہ ابو القاسم محمد عبدالرحمن الفنجابی الاہور غفر اللہ تعالیٰ لہ والاساتذتہ و لجمیع المؤمنین

اسمائے گرامی و مؤیدین علماء کرام :

قد اصاب من اجاب۔ حررہ ابو محمد عبداللہ فقیر اللہ المتوطن ضلع شاہپور۔

المجیب مصیب۔ محمد حسین خان خورجوی

الجواب صحیح۔ محمد طاہر 1304ھ سلہٹی

کادم شریعت رسول الثقلین محمد تلطف حسین 1292ھ

---

[1] کیونکہ "ایلاء" کی مدت 4 ماہ اور لعان میں 4 قسمیں ہیں (جبکہ پانچویں میں تو جھوٹے ہونے کی صورت میں اپنے لئے غضب الٰہی کو دعوت دینا ہے) عدد کا خیال کرتے ہوئے مدتِ انتظار چار سال مقرر کی گئی ہے۔ واللہ اعلم۔۔۔ (خلیق)

[2] مفقود اور اس کی جورو (عورت) کے درمیان تفریق نہ کی جائے گی اور جب نوے برس گزر جائیں تو اس کی موت کا حکم دیا جائے گا۔ اسی پر فتویٰ ہے، فتاویٰ عالم گیری : عربی 2/300، اردو 3/510۔۔۔ (جاوید)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ نواب محمد صدیق حسن

صفحہ: 167

محدث فتویٰ